نام : ہما میر

سوال : اسلام کیا ہے؟ اسکی خصوصیات بیان کریں۔

امام راغب الاصفہانی اپنی کتاب "المفردات فی غرائب القرآن" میں کہتے ہیں کہ فقہ کی نظر میں اسلام سے مراد دو چیزیں ہیں اولاً صرف زبان سے اقرار کرنا، ثانیاً زبان کے اقرار کیساتھ دل سے تصدیق کرنا اور اعضاء کے ذریعے سے اعمال سرانجام دینا۔

تعارف

لفظ 'اسلام' عربی زبان کے لفظ 'سلام' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے امن و سلامتی شریعت کی اصطلاح میں اسلام سے مراد اللہ کی اطاعت کرنا اور اپنی خواہشات کو اللہ کے تابع کرنا ہے جو انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے وہ اپنی مرضی سے دینِ اسلام کو قبول کرتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لا اکرہ فی الدین

ترجمہ: دین میں کوئی زبردستی نہیں

(البقرہ : 256)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

لکم دینکم و لی دین۔

ترجمہ: تمہارے لیے تمہارا دین ہے میرے لیے میرا دین۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام کی خوبصورتی کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

"اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعے کا نام ہے۔"

مولانا صدر الدین اصلاحی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی اس انداز میں جامع تعریف کی ہے:

اسلام دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔ مکی سورتوں میں عقائد اور مدنی سورتوں میں عبادات کا بیان ہے تو اسلام عقائد اور عبادات کے مجموعے کا نام ہے۔

اسلام کی خصوصیات

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی اور اسکی راہنمائی کیلئے اسے دین اسلام جیسی نعمت سے نوازا۔ اسلام کی خصوصیات میں توحید، رسالت، ختم نبوت، عظمت انسانی کا تحفظ، انسانیت کا فروغ، مساوات کا درس، دین و دنیا کی وحدت میں توازن وغیرہ شامل ہیں۔ دین اسلام میں وہ خصوصیات موجود ہیں جو کسی اور مذہب میں موجود نہیں۔ اسلام کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

توحید کا منفرد تصور

اسلام وہ دین ہے جس میں توحید کا ایک منفرد تصور بیان کیا گیا ہے۔ کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ "لا الہ الا اللہ" کوئی الہ نہیں سوائے اللہ کے۔ توحید

سکے تصور کو بخوبی بیان کرتا ہے قرآن میں توحید کے
مدمقابل "شرک" کی اصطلاح موجود ہے جس کا مطلب
ہے شریک ٹھہرانا قرآن میں شرک کو ظلم عظیم قرار
دیا گیا ہے۔ دوسرے مذاہب میں توحید کا وہ تصور
موجود نہیں جو دین اسلام میں موجود ہے جیسا کہ عیسائیت
میں عقیدہ تثلیث موجود ہے اور یہودی حضرت
عزیرؑ کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں انسان توحید کا اقرار
کر کے ہی دین اسلام میں شامل ہو سکتا ہے توحید
ہی اسلام کے دیگر ارکان جیسا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج
وغیرہ کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ اخلاص
میں اللہ تعالیٰ نے توحید کو اسطرح بیان فرمایا ہے:

قل ھو اللہ ھو احد۔

ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ ایک ہے

(الاخلاص: 01)

جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا ہے:

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:

باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے
شرکتِ میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

رسالت اور ختم نبوت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی

ہدایت کیلئے مختلف حالات میں مختلف انبیاء کرام کو
مبعوث فرمایا وہ انبیاء کرام کسی خاص قوم اور خاص
وقت میں نازل ہوئے۔ انکی تعلیمات بھی کسی خاص
وقت کیلئے قابل عمل تھیں جبکہ دین اسلام جو نبی
آخر ﷺ پر نازل ہوا اسکی تعلیمات ابدی ہیں اور تمام
انسانوں کیلئے قیامت تک رہنمائی کا ذریعہ ہیں

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

میں انسانیت کی طرف معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اسی طرح قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ترجمہ: تمہارے لیے نبی ﷺ کی ذات میں بہترین
نمونہ موجود ہے

(الاحزاب: ۲۱)

نبی ﷺ کو انبیاء کا خاتم بنا کر بھیجا گیا ہے آپ ﷺ کے بعد قیامت
تک کوئی نبی نہیں آئے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و
خاتم النبین۔

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مردوں کے باپ نہیں بلکہ
اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں

(الاحزاب: ۴۰)

انسانیت کا وقار اور عظمت انسانی کا تحفظ

قرآنِ کریم کی سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلیفہ کا لقب دیا ہے۔ انسان کو زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اسلام میں جو عزت و وقار انسان کو دیا گیا ہے وہ کسی اور مذہب میں مفقود ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ولقد کرمنا بنی آدم

ترجمہ: تحقیق کہ ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

(بنی اسرائیل: ۷۰)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

ترجمہ: تحقیق کہ اللہ نے انسان کو بہترین تخلیق میں پیدا فرمایا۔

مکمل ضابطہ حیات

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں نہ صرف انفرادی زندگی کے حقوق و فرائض کو بیان کیا گیا ہے بلکہ اجتماعی زندگی کو بھی احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلام صرف چند عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں انسان کی پیدائش سے لیکر موت تک کے مراحل کو بخوبی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ معاشی، معاشرتی، سیاسی معاملات کی طرف راہنمائی موجود ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام

ترجمہ: بیشک اللہ کے پاں دین اسلام ہی ہے۔

(آل عمران: 19)

انسانیت کا فروغ:

اسلام انسانیت کو فروغ دیتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے اور احساس کا درس دیا گیا ہے

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ھدی کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

آج کل کے دور میں جہاں انسانیت کو مذہب قرار دیا گیا ہے اسلام نے وہ انسانیت کا درس چودہ سو سال پہلے دیا۔ اسلام نے نہ صرف انسانوں کے حقوق و فرائض بیان کیے بلکہ جانوروں کے حقوق بھی بیان کیے۔ جس طرح نبیؐ نے ایک اونٹ کے مالک سے اس پر رحم اور شفقت کرنے کا درس دیا۔

بقول شاعر

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

مساوات کا درس:

مساوات کا درس جو قرآن میں دیا گیا ہے وہ کسی اور مذہب میں موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ

نے انسان کی فضیلت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا ہے۔ نسل،
ذات، رنگ سے بالاتر ہو کر اسلام نے پرہیزگاری کو
فوقیت دی۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم

ترجمہ: تم میں سے عزت والا وہ ہے
جو پرہیزگار ہے۔

جیسا کہ علامہ اقبالؒ نے فرمایا:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریمؐ نے مساوات کو
خوبصورت انداز میں بیان فرمایا۔ اس میں بیان کیا گیا
کہ کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی
فوقیت نہیں سوائے تقویٰ کے۔

دین و دنیا کی وحدت

اسلام نے دین اور دنیا کو
علیحدہ علیحدہ بیان نہیں کیا بلکہ دونوں کو ایک دوسرے
کا لازمی جزو قرار دیا۔
حدیث میں فرمایا گیا ہے:

لا رهبانیۃ فی الاسلام

ترجمہ: اسلام میں رہبانیت نہیں

برابر برائی کی وہ اسکو بھی دیکھ لے گا۔

(الزلزال: 7-8)

ایک حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے

تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس سے اسکی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اسلام نہ صرف انفرادی زندگی پر زور دیتا ہے بلکہ اجتماعی زندگی کو بھی احسن طریقے سے گزارنے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مل جل کر رہو ایک دوسرے سے مت کٹو، دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا کرو مشکلات پیدا نہ کرو۔

معاملات میں توازن

اسلام میں ہر معاملہ میں شدت پسندی اور انتہا پسندی کی مخالفت کی گئی ہے اور نرمی اور اعتدال کا درس دیا گیا ہے

حضور ﷺ نے فرمایا:

اعتدال نبوت کا ایک حصہ ہے۔

اسلام نے معاملات میں توازن کرتے ہوئے عدل و انصاف کا درس دیا ہے۔

میں نے اپنے رسول واضح نشانیاں دیکر بھیجے اور انکے ساتھ کتاب اور نظام عدل قائم کیا تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

(الحدید: 25)

بعض مذاہب میں اس طرح بتایا گیا ہے کہ ساری دنیا سے قطع تعلق ہو کر ایک جگہ گوشہ نشین ہو جاؤ لیکن اسلام میں اس کی مخالفت کی گئی ہے

اسلام میں دین اور دنیا دونوں کو اہمیت دی گئی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تنس نصیبک من الدنیا

ترجمہ: اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نہ بھولنا۔

اللہ تعالیٰ نے جو دعا سکھائی ہے اس میں دین و دنیا کی کامیابی کا فرمایا گیا ہے

ربنا اتنا فی الدنیا حسنہ وفی الاخرۃ حسنہ

ترجمہ: اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی

(سورۃ البقرہ)

انفرادیت یا اجتماعیت

اسلام میں انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں پر زور دیا گیا ہے۔ ہر انسان کو اس کے اعمال کا خود ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے اسطرح نہیں ہے کہ اجتماعی معاشرے میں ایک انسان کی شخصیت دب جائے بلکہ انسان کو معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے اور وسائل کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ترقی کی دعوت دی گئی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

ترجمہ: جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسکو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ

ثبات اور تغیر

اسلام کی تعلیمات میں ثبات موجود ہے۔ یہ تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کیلئے رشد و ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ ان میں کسی قسم کی رد و بدل کا امکان موجود نہیں۔ قرآن پاک اللہ کی آخری کتاب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے یہ قیامت تک کیلئے محفوظ ہے اور اسکی تعلیمات بھی قیامت تک کیلئے محفوظ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا تبدیل لکلمات اللہ

ترجمہ: اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں

(یونس، 64)

ایک اور جگہ فرمایا:

ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا۔

ترجمہ: اور تم اللہ کی تعلیمات میں تبدیلی نہ پاؤ گے۔

(الاحزاب: 62)

بدلتے ہوئے حالات کے تناظر میں اسلام نے اجتہاد کا تصور بھی دیا ہے کہ جن معاملات میں واضح راہنمائی نظر نہ آئے تو اجتہاد سے مدد حاصل کی جائے۔ لہٰذا اسلام میں ثبات اور تغیر لازم و ملزوم ہیں

اصلاحی اور انقلابی تحریک:

اسلام صرف فلسفہ اور نظریہ پر مشتمل نہیں ہے بلکہ یہ معاشرے کی اصلاح اور ترقی پر زور دیتا ہے۔ اسلام میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا درس دیا گیا ہے۔ اللہ کے دین کے ذریعے معاشرے میں اصلاح اور انقلاب لانے کا درس موجود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون.

ترجمہ: وہی ہے جس نے رسولوں کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ دین سارے کا سارہ ظاہر ہو جائے اگرچہ کافر برا مانیں۔

(الصف: ۹)

حاصل کلام

اسلام کی خصوصیات کسی اور دین میں موجود نہیں یہی انسان کے کردار کی تکمیل سے لیکر پورے معاشرے کی ترقی کی ضامن ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تمام خصوصیات کو اپنی زندگی میں شامل کیا جائے تاکہ دنیا اور آخرت کی کامیابی نصیب ہو۔